بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر تین طلاق دینے کا حکم

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے اپنی بیوی کے بارے میں یہ الفاظ کہے: میں نے آج اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر یہ کہا ہے:

"یا اللہ! آج آپ میری اس بات کے گواہ ہو کہ میں نے اس کو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی۔"

دریافت یہ کرنا ہے کہ کیا اس طریقے سے ایک مجلس میں گواہ بنا کر طلاق دینے سے طلاق ہو گئی ہے یا نہیں؟ کیوں کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ایک ساتھ تینوں طلاقیں دی جائیں تو تین نہیں ہوتیں بلکہ ایک ہوتی ہے۔ اگر طلاقیں واقع ہو چکی ہیں تو دوبارہ ساتھ رہنے کا کیا طریقہ ہے؟

سائل: محمد عبداللہ، سرگودھا

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یاد رکھیے کہ طلاق دیتے وقت گواہ بنانا ضروری نہیں ہوتا کیوں کہ طلاق کے واقع ہونے اور نہ ہونے کا تعلق الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے، لہٰذا طلاق کے الفاظ استعمال کرنے کی صورت میں کوئی گواہ نہ بھی ہو تب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

سوال میں مذکور شخص نے جو الفاظ ادا کیے ہیں اس سے شرعی طور پر تین طلاقیں واقع ہو چکی ہیں۔ میاں بیوی کا ایک ساتھ رہنا حرام ہے۔ اب دوبارہ ایک ساتھ رہنے کے لیے تجدیدِ نکاح کافی نہیں بلکہ اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ یہ عورت عدت گزارنے کے بعد کسی اور شخص سے نکاح کرے اور نکاح کے بعد دوسرا شوہر صحبت کرے، اس کے بعد فوت ہو جائے یا از خود طلاق دے دے اور اس کی عدت بھی گزر جائے تب پہلا شوہر اور یہ عورت باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح کر سکیں گے۔

ایک مجلس کی تین طلاق کے تین ہونے کے دلائل:

دلیل نمبر1: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ﴾ (سورۃ البقرہ:229)

ترجمہ: طلاق دو بار ہونی چاہیے۔ اس کے بعد (شوہر) یا تو قاعدے کے مطابق (بیوی کو) روک رکھے (یعنی طلاق سے رجوع کرلے) یا خوش اسلوبی سے چھوڑ دے۔

امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ تین طلاق کے وقوع پر مذکورہ آیت سے استدلال کرتے ہوئے باب قائم فرماتے ہیں:

بَابُ مَنۡ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَإِمۡسَاكٌ بِمَعۡرُوۡفٍ أَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِإِحۡسَانٍ﴾

(صحیح البخاری: ج2 ص791)

ترجمہ: باب؛ جس نے تین طلاقیں دیں تو وہ واقع ہو جائیں گی اس لیے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَإِمۡسَاكٌ بِمَعۡرُوۡفٍ أَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِإِحۡسَانٍ﴾

دلیل نمبر2: عَنِ ابۡنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهۡلَ بۡنَ سَعۡدٍ السَّاعِدِيَّ اَخۡبَرَهٗ ... قَالَ عُوَيۡمِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُ كَذَبۡتُ عَلَيۡهَا يَا رَسُوۡلَ اللهِ! اِنۡ اَمۡسَكۡتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبۡلَ اَنۡ يَّاۡمُرَهٗ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ (وَفِيۡ رِوَايَةِ اَبِيۡ دَاوُدَ) قَالَ: فَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ تَطۡلِيۡقَاتٍ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَاَنۡفَذَهٗ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ.

(صحیح البخاری: رقم الحدیث 5259، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 2252)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے (جب اپنی بیوی سے لعان کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں) کہا: یا رسول اللہ! اگر اب بھی میں اس عورت کو اپنے گھر میں رکھوں تو گویا میں نے اس پر (جھوٹا) بہتان باندھا۔ یہ کہہ کر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم دینے سے پہلے ہی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ (سنن ابی داؤد کی روایت میں ہے کہ) عویمر نے اپنی بیوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں تین طلاقیں دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان طلاقوں کو نافذ بھی کر دیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نافذ فرما دیا تھا۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے "بَابُ مَنۡ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ" [باب؛ جس نے تین طلاقیں دیں تو وہ واقع ہو جائیں گی] کے تحت اس روایت کو لائے ہیں۔ ثابت ہوا کہ امام بخاری رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اگرچہ ایک مجلس میں دی گئی ہوں۔

دلیل نمبر3: عَنۡ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ إِذَا أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدۡ طَلَّقَ امۡرَأَتَهٗ ثَلَاثًا فِيۡ مَجۡلِسٍ أَوۡجَعَهٗ ضَرۡبًا وَفَرَّقَ بَيۡنَهُمَا.

(مصنف ابن ابی شیبۃ: رقم الحدیث 18089- اسنادہ حسن)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی ایسا آدمی لایا جاتا جس نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہوتیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو سزا دیتے اور ان میاں بیوی کے درمیان جدائی کر دیتے تھے۔"

دلیل نمبر4: امام ابو بکر احمد الرازی الجصاص (ت 307ھ) لکھتے ہیں:

فالكتاب والسنة وإجماع السلف توجب إيقاع الثلاث معا.

(احکام القرآن للجصاص: ج1 ص527 ذکر الحجاج لایقاع الثلاث معاً)

ترجمہ: قرآن مجید، سنت مبارکہ اور سلَف کے اجماع سے ثابت ہے کہ تین طلاقیں اکٹھی دی جائیں تو واقع ہو جاتی ہیں۔

دلیل نمبر5: امام ابو بکر محمد بن ابراہیم بن المنذر (ت 319ھ) لکھتے ہیں:

وَأَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ ثَلاَثًا أَنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ إِلَّا بَعْدَ زَوْجٍ عَلٰى مَا جَاءَ بِهِ حَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(کتاب الاجماع لابن المنذر: ص92)

ترجمہ: ان (فقہاء اور محدثین) کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب مرد اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے تو وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی۔ ہاں! جب وہ دوسرے شوہر سے نکاح کر لے (اور وہ از خود طلاق دے دے یا مر جائے اور عدت بھی گزر جائے) تو اب حلال ہو جاتی ہے کیوں کہ اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث وارد ہوئی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

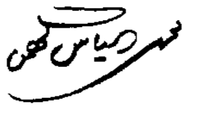

03-جولائی2021ء